3 copies

in Urdu

انقلاب زندہ باد

انقلابی ٹریکٹوں کا سلسلہ نمبر ۱

لال جھنڈا
اور
انقلاب ہندوستان

پبلشر

رام سنگھ چکوالیہ

سیکرٹری نوجوان بھارت سبھا سیالکوٹ شہر

پہلی بار   اپریل ۱۹۳۰ء   اشاعت ۲۰۰۰   قیمت دو پیسے

ارپن

رفقاء! گیانی سنت سنگھ صاحب اننددجسمانی طور پر ہم میں موجود نہیں ہیں۔ لیکن ان کی روح ہمیشہ مادرِ وطن کی غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کیلئے ہمارے ساتھ ہے۔ آپ نے نوجوان تحریک میں جس دلیری، بہادری اور استقلال سے نمایاں حصہ لیا۔ اور سرمایہ داری کے خلاف اپنی جدوجہد کو جاری رکھا۔ وہ آپ پر بخوبی روشن ہے۔ اس ٹریکٹ میں آپ کی ایک پنجابی نظم "راج محل تیرا اساں ڈھا دینا" درج ہے۔ یہ ٹریکٹ بطور یادگار ان کے ارپن کیا جاتا ہے۔

رام سنگھ چکوالیہ سکرٹری

نوجوان بھارت سبھا سیالکوٹ شہر

انقلاب کی کہانی۔ اُسکی اپنی زبانی

(مترجم رام سنگھ چکوالیہ)

میں غیرفانی جوانی کا راز ہوں۔ میں ہی دائمی زندگی کا پیدا کرنیوالا ہوں۔ جہاں میں نہیں ہوں۔ وہاں پر موت کا راج ہے۔ میں مظلوم اور ستم رسیدہ کا خواب راحت ہوں۔ میں اس کا آرام ہوں اور میں اس کی امید ہوں۔ جو کچھ موجود ہے۔ میں اس کو تباہ کرتا ہوں لیکن جس چٹان پر کہ میں چمکتا ہوں وہاں سے نئی زندگی کی لہروں کا آغاز ہوتا ہے۔ میں تمہارے پاس آتا ہوں۔ کس لئے؟ ان تمام کڑیوں کو جنہوں نے تمہیں جکڑ رکھا ہے، توڑنے کے لئے۔ تمہیں موت کے پنجہ سے نجات دلانے کیواسطے۔ نیز تمہاری رگوں میں ایک نئی زندگی پیدا کرنے کیلئے میں تمہارے پاس آتا ہوں۔ یہ زندگی کی غیر مبدل شرط ہے۔ کہ جو کچھ موجود ہے۔ وہ ضرور تباہ ہوگا۔ اور میں جو سب کچھ تباہ کرنے والا ہوں۔ اس قانون کو ایک نئی اور تازہ زندگی پیدا کرنے کیلئے پورا کرتا ہوں۔ میں موجودہ اشیاء کے نظام کو جس میں کہ تم زندگی بسر کرتے ہو۔ اس کی بنیادوں تک کو ٹھیک کرونگا۔ کیوں؟ اسلئے کہ یہ نظام اس گناہ کا نتیجہ ہے۔ جس کا آغاز زحمت اور انجام جرم ہے۔ فصل پکی ہوئی کھڑی ہے اور اس کے کاٹنے والا میں ہوں۔

میں ہر اس جھوٹے اعتقاد کو جس کا نسلِ انسان پر قبضہ ہے مٹا دونگا۔ میں واحد کی اکثریت پر۔ بے جان کی زندہ پر۔ اور مادہ کی روحانیت پر حکومت کو تباہ کر دونگا۔ مزید برآں میں قانون جائداد اور شخصیت کی طاقت کو پاش پاش کر دونگا۔ ہر ایک انسان کی ضمیر اس کی واحد مالک ہو۔ اور ہر ایک کی طاقت اس کی جائداد ہو۔ کیونکہ آزاد آدمی ایک پاک و پوتر ہستی ہے۔ اور اس سے بڑھکر اور کچھ بھی شاندار نہیں۔

میں موجودہ نظام کو جس نے ایک ہی نوع انسان کو ایکدوسرے کے دشمنوں میں یا بالفاظِ دیگر طاقتور اور کمزور میں۔ حاکم اور محکوم میں۔ اور امیر اور غریب میں تقسیم کر دیا ہے ریلیا میٹ کر ڈالونگا کیونکہ اسی نظام سے یہ بدبخت ہستیاں اسطرح منقسم ہوتی ہیں۔ میں اسکو اسوا سطے بھی چکنا چور کر دونگا۔ کہ یہ لاکھوں کو چند کا اور چند کو ان کی اپنی طاقت اور دولت کا غلام بنا دیتا ہے۔ میں اس نظام کو بھی چکنا چور کر ڈالونگا۔ جو کہ محنت کو خوشی سے محروم رکھتا ہے۔ جو کہ محنت کو بوجھ میں اور خوشی کو غمی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اور جو کہ ایک آدمی کو قلت کی وجہ سے اور دوسرے کو افراط کے باعث بیچین بنا دیتا ہے۔ میرے اس نظام کو تباہ کرنے کا ایک اور بھی سبب ہے۔ اور وہ یہ کہ اس سے نسلِ انسان کی تمام طاقت بیفائدہ خرچ ہو رہی ہے۔ اور اس نے نسلِ انسان کے ایک گروہ کو حرام خوری اور عیاشی میں مشغول کر دیا ہے۔ نیز یہ دوسرے گروہ کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اپنی جوانی کو دوسروں کے عیش و عشرت کے لئے ضائع کر دے۔ اور ساتھ ہی محنت کی زیادتی کی وجہ سے اپنی خوشی کو قربان کر دے۔ میں موجودہ نظام کی نشانیاں اور اس کی یادداشت تک کو بھی مٹا دینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ یہ طاقت، فریب، دھوکہ، دکھ، آنسو، غم مصیبت، ضرورت، چالاکی اور جرم کے سلنچے میں ڈھلا ہونے کے باعث اپنے ہی تاریک کرۂ ہوائی میں بند ہے جہاں وہ کبھی بھی تازہ ہوا میں سانس نہیں لے سکتا۔ اور جہاں کہ خوشی اور مسرت کی شعاع تک کا پہنچنا بھی محال ہے۔

اس لئے اے دنیا کے لوگو! خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ اے ستم رسیدہ اور مظلوم لوگو! اٹھو، جاگو۔ ہاں! تم جو کہ اپنے دل کی اندرونی خواہشات کو پورا کرنے میں ناکامیابی کے ساتھ مصروف ہو۔ اٹھو! چلو! اور میرے پیچھے آنے والے گروہ میں شامل ہو جاؤ۔ کیونکہ میں نہیں جانتا۔ کہ اپنے پیروؤں میں کسطرح امتیاز کروں۔ آج سے دنیا میں صرف دو قسم کے آدمی ہونگے۔ ایک وہ جو میری پیروی کرتے ہیں۔ اور ایک وہ جو کہ میرے سدّ راہ ہیں۔

مقدم الذکر کو میں خوشی کی طرف سے چلونگا۔ اور موخر الذکر کو اپنی ترقی کی طرف قدم بڑھانے ہوئے کچل ڈالونگا۔ کیونکہ میں انقلاب ہوں۔ میں نئی طاقت ابھارتا ہوں۔ میں وہ متبرک ہستی ہوں جو زندگی کو تباہ کرکے سینہ سے لگاتا ہوں۔ دوبارہ زندہ کرتا ہوں۔ انعام دیتا ہوں (ترجمہ)

لال جھنڈا

یہ نظم آل انڈیا نوجوان بھارت سبھا کی ہدایت کے مطابق ۱۰ مئی سنہ ۳۰ء کو یوم آزادی کے موقعہ پر ہر ایک شہر و گاؤں میں پڑھی جائیگی نوجوانوں کو اس کو ضرور یاد کر لینا چاہیئے۔ "رام سنگھ جیکوالیہ"

لہندے چڑھدے اتر دکھن جھنڈا لال جھلاواں گے
پھانسی دے تختے تے چڑھ کے گیت ایسے گاواں گے

ساڈیاں لوتھاں دا ایہہ کپھن اسدا نشان اچیری اے
اسدا رنگ خون گرادے آؤ جت اسدی پھیری اے
لکھ سورج نکھ چند سال توں اسدی جھلک وڈھیری اے
ہر قربانی جدا ایہہ اڈدے بھردا بہت دلیری اے

جیون مرن اسے وچ ساڈا اسنوں سدا اٹھاواں گے
قسم آزادی دی سب جگ تے جھنڈا لال جھلاواں گے

ایہہ ویلے ساڈے تائیں ایہو سکھ سکھاندا اے
اگے ہو دو ٹکڑے ہو دو کا ٹر پنا جتاندا اے
قربانی دی سنتھا دے کے روح جیون دی پاندا اے
ڈگے ہوئے غریباں تائیں باہوں پکڑ اٹھاندا اے

بھیڑ نکلاں لگے سر کے اسنوں خوف نہ کوئی کھاواں گے
ہاں ہاں ساری دھرتی اوپر جھنڈا لال جھلاواں گے

کھوئے ہوئن فرانسیسی سپاہی اسدے اک چمکارے توں
جرمن والے رڑکے ہوئے نے لال رنگ الکارے توں
رنگیت لیسے دے روسی کاون صدقے تے نظارے توں
امریکن دی بان روشنی روشن اسس نظارے توں

ایہہ سمجھنا نرا سانجھا ہے دے اسدا ادب رکھاواں گے
لہندے چڑھدے اتر دکھن جھنڈا لال جھلاواں گے

اسدا اچا ہوون اسانوں اچے بابے کردا اے
آزادی دے نویں ولولے ہر دل وچ ایہہ بھردا اے
اسدے جھنڈے دا پھر اتار کرتی دے دکھ ہرداں اے
اسنوں تک کساناں دا دل بے فکراں ٹھردا اے

بیشک ایہہ بے جھک پلٹاؤ اسی جگ پلٹاواں گے
ساری دنیا دے وچ پھیر کے جھنڈا لال جھلاواں گے

ایہہ شانتی دا مزا بن کے جگ تے امن کرا دے گا — ایہہ جھکیا نہ جھکدا سبھ دے فکر مٹا دے گا
ایہہ سب دکھیاں دی جڑھ نوں پٹ کے پرے دکھا دیگا — ایہہ ماتھے نوں جھنڈے اصلی اُتنی دل لبھا دے گا

اسدی شان چمکدی آئیں ہور ابھی چمکا واں گے
گھر گھر گلی گلی تے کوچے جھنڈا لال جھلا واں گے

ایہہ کنگالاں دا سہے ساتھی ایہہ بہتر مزدوراں دا — ایہہ ہے یار کساناں سنڈا ایہہ ویری مغروراں دا
ایہہ بیچاریاں اک منی دا دشمن پیڑے فتوراں دا — ایہہ غریبی ولیہے دا دارو توڑے نک مغروراں دا

اسنوں چک لیا ہن اساں نے تلب اتیک پچا واں گے
دہرتی کی سمندر تے بھی جھنڈا لال جھلا واں گے

ڈرو نہ دولتمنداں توں ہن سبھ داو سنو ہیں ایرانڈے — بادشاہی نوں جڑھیوں پٹ کے دکھو ویاج ونیاندے
پونجی داراں دا سر بھنو کر دو چیلے پیراں دے — چھاتی ڈاہ کے دارو دک لو آؤندے گولیاں تیراندے

سر دیں ننگے ہاں تاں کی ہویا اسیں چو طرفے دا ڈگے
ایدھر اودھر جدھر کدھر جھنڈا لال جھلا واں گے

قومی گیت ایہو سبے سا ساجا ہر تھاں اسنوں گا ڈل — گھر گھر ایہہ سنہیا بھیجدا کے رٹل پہنچا ڈل
اک سی آدرش سہے ساڈا سبھناں نوں گل لا ڈل — کرتیاں نوں پونجی داراں توں، جھنبلا جھنڈا ڈل

ہسکدے پھانسی دے تختے تے گیت ایہو ای گا واں گے
لہندے چڑھدے اتر دکھن جھنڈا لال جھلا واں گے

(رسالہ کرتی گورمکھی ماہ مئی ۱۹۲۶ء)

ہم کیا چاہتے ہیں؟

(ڈاکٹر مرید ہزارہ سنگھ ہمدم امریکہ)

کہوں کیا کہ اب ہم کیا چاہتے ہیں؟ — غلامی مرض سے شفا چاہتے ہیں
یہ جینا بھی کوئی ہے جینا ہمارا — اس جینے سے تو ہم قضا چاہتے ہیں
کریں کام جو رات دن مشکلوں سے — انہیں پیٹ بھر کے غذا چاہتے ہیں
ہمیں جیل پھانسی فقط اس لئے ہے — کہ درد وطن کی دوا چاہتے ہیں
دل و جان قرباں وہ کردیں وطن پر — جو مر کر بھی ہمدم جیا چاہتے ہیں

راج محل تیرا اساں ڈھاہ دینا

(از گیانی سنت سنگھ صاحب آنند پروفیسر مرے کالج سیالکوٹ)

پارلیمنٹ انگریزی دے تھمّل جد سی آئرلینڈ وچ ظلم شدید ہویا
اودوں اٹھیا سی سڑ میکسوینی جو نہ گوریاں توں سی خرید ہویا

وائٹ ہوس تائیں گورو پیریں کے نہ دی اوسدا اوہ مرید ہویا
ایسے جرم اندر بھکھ ہڑتال کر کے سہہ کے جیل دے ظلم شہید ہویا

ہویا شہید اوہ صحیح وچلے آئرلینڈ دی لوکاں آزاد ڈٹھا
جبر والیاں دا تخت دن اودے ساری جگ سی ہوندا برباد ڈٹھا

اشنان … سن میکسوینی … ملک سادا اجے آزاد ہوسی
نوجواناں دی جگ دبان آوے نعرہ جگ گدی زندہ باد ہوسی

تدوں … وت شہید ہوسن تاں ایں راج انگریزی برباد ہوسی
بلکہ سل وچھوڑے دا ہو لائے پر وطن ویکھ آزاد دن دہوسی

انگلینڈ والا بیڑا ڈوبنے لئی نترے وچ میدان جوان ہن نے
ونگ شندہ دیاں چڑیاں تکانے نوں پکڑے اساں تہیں دشمناں ہن

ظلم … ظلم بیتک ظالم … ٹے اسیں ہاں آن میدان اندر
شیر دل جوان جوان اسیں تہیں ڈر لئے ظلم طوفان اندر

… جاسی تیری حالت تمسخان اندر
لیساں دم آزاد دی تک جدوں تک کرسی راج کرسان جہان اندر

… جاہن ہت ولایت نوں ڈاریاں لا
یا پھر بیٹھ جہاز دی پیٹھ اُتے لنڈن ول سمندر تاریاں لا

… برے راج محل تیرا اساں ڈھاہ دینا
زندہ باد انقلاب دا بم تیری چھاتی وچ کرلساں نے ٹھاہ دینا

… مُٹھ تک تیتوں جے لئی اساں جگ ہو رہنا
شنگھار ہیں بیہڑی پھاہی دیر سادی اوسے سپاہی ٹنگ کے تینوں پاہ دینا

بیرجاہیں بچاری رتا نہیں جیٹ جا پتاں راج تیاگ کر دے
ہندوستان بیڑا کر ہندیا نہ دے اتے ظلم والا اندر اگ کر دے

(نظم کامریڈ رام مورتی ٹنڈن سابق پریذیڈنٹ نوجوان بھارت سبھا نوشہرے پنجاب پراونشل نوجوان بھارت سبھا کانفرنس امرتسر منعقدہ اگست ۱۹۲۹ء میں پڑھی۔ جو کہ بہت پسند کی گئی)

بسمل کی تڑپ

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

رہرو راہ محبت رہ نہ جانا راہ میں
لذت صحرا نوردی دوری منزل میں ہے

وقت آنے دے بتا دینگے تجھے اے آسماں
ہم ابھی سے کیا بتائیں کیا ہمارے دل میں ہے

اے شہید ملک و ملت تیرے جذبہ پہ نثار
تیری قربانی کا چرچا غیر کی محفل میں ہے

اب نہ پہلے ولولے ہیں اور نہ ارمانوں کی بھیڑ
ایک مٹ جانیکی حسرت اب دل بسمل میں ہے

(شہید رام پرشاد بسمل الہ آبادی)

رسالہ کرتی کی ضبطیوں کے سلسلہ میں

کر ظلم ظالم جناں من بھاوندا
پھڑلے در جناں کئی کروڑ بھانویں
کرلے جیل بھاویں ٹنگ پھانسیاں تے
تیرا یار"اک نزا" گیا لدڑ لم
اوسے طرح آئے تیرے دن نیڑے
بیٹھ بوریا بسترا دیع ہواوے
وھرگ اساندا جیونا جگ اندر
کڈھ وڈھ فرنگ نوں ہند میوک"

"بوٹا لایا"ستھوکہ" دا سکنا نہیں
غدری دل بتھیوں ایہ مکنا نہیں
جھنڈا ایکتا دا ہن جھکنا نہیں
لیا اوسنوں کتے بھی لکنا نہیں
ساک سین تیرے نیڑے ڈھکنا نہیں
اساں جھٹ غلامی دا کٹنا نہیں
کرئے نہ فرنگ جے ناس تیرا
غدر کردگا ہند خلاص تیرا

"ہند میوک"

[illegible]

ہمیں زورِ بازو دکھانا پڑے گا

(از کامریڈ ہزارہ سنگھ ہمدم امریکہ)

ہمیں خون اپنا بہانا پڑے گا
پڑی ناؤ ہے ہند کی اب بھنور میں
کہاں تک انہیں آزماتے ہی جائیں
نہ طاقت صبر کی ہے اب فیصلہ یہ
ہم بدحالی سے اپنی تنگ آگئے ہیں
وہ کھائیں اڑائیں تنے دروز بیٹھے
پسینہ بہائیں کیوں ہم ان کی خاطر؟
نہ باتوں سے مانیں شرارت سے نپٹے
وہ یکمشت ہو کے ہیں ہم کو ڈراتے

لگے تانی جواب لگانا پڑے گا،
جوانو! بچاؤ، بچانا پڑے گا
ہمیں بھی تو خنجر اٹھانا پڑے گا،
یا ماریں گے یا مرہی جانا پڑے گا،
لے اب تو بہتر بنانا پڑے گا،
ہمیں بھر کے کیوں ہل چلانا پڑے گا
کمینوں سے بھی کچھ کرانا پڑے گا،
ہمیں زورِ بازو دکھانا پڑے گا،
ہمیں بھی تو متفق ہو جانا پڑے گا،

اٹھی یگانہ نامہ اور ان کے ہمدم
نہ پروا بدن گر چھڑانا پڑے گا

بناں ہمتوں نہیں بھلائی ہووے

(از مولا مریڈا مرسنگ نیوزیلینڈ)

شانت متی کی اگیدی اسو ویلے جد ظلم اندھیری آئی ہووے — پڑوو ہار جنگی نہیں ہٹندیاں نوں جد ظلم دی اگ مچائی ہووے
ذرہ ڈر نہ کردا اوہنوں جگ سارا جیہنے ہتھ غلامی وٹھائی ہووے — عزت ہووندی اوسدی وچہ دنیا جیہنے دید آزادی دی پائی ہووے
جیہڑا او چیلاں شہید ہوکے دیوے اوسدی سچیں ستائی ہووے — کیڈا لیڈر ہے جیکے اسدا وانگ سورج جیہنے قوم توں جان گھمائی ہووے
ہمت والیاں دی سدا جت ہوندی بناں ہمتوں نہیں بھلائی ہووے — بیڑے غرق ہوندے سدا اوہناں دے رب بچدا ای سہائی ہووے
بچھڑیے جد خشیر توں شر رو ظلم اج تھیں جدائی ہووے

بھارت نہ رہ سکیگا ہرگز غلام خانہ

بھارت نہ رہ سکیگا ہرگز غلام خانہ — آزاد ہوئیگا ہوگا آنے کو ہے وہ زمانہ
اب بھیڑ اور بکری بنکر نہ رہ سکینگے — کر دینگے ظالموں کا اب بند ظلم ڈھانا
خوں کو چوس لینے سکیگا ہندوستانیوں کو — اس پست ہمتی کا ہوگا کہاں ٹھکانا
بھارت تمدے کے ہم کیا نہیں بھارت ہماری ماتا — اس کے ہی واسطے ہے منظور سر کٹانا

یہ نظم لاہور سازش کے ملزمان عدالت میں گاتے ہیں

ایہہ انگریز شیطانی چرخے — لکھہ لکھہ ظلم گذارن
توڑ وچھوڑ کرن ہمیشہ — اہناں وصل نہ بھاون

مرنا بھلا ہے اس کا جو اپنے لئے جیے
جیتا ہے وہ جو مر چکا ہے قوم کیلئے

سر پہ کمزوروں کے ہر ایک بلا آتی ہے

ذرہ ذرہ سے وطن کے یہ صدا آتی ہے — غافلو! ہوش میں آ جاؤ قضا آتی ہے
الفت قوم کا آزار ہے مسیحا مجھ کو — ایسے بیمار کی کچھ تجھ کو دوا آتی ہے
مر رہا ہوں کا کوئی ظلم و ستم کا مارا — ٹھنڈی ٹھنڈی تیرے کوچے سے ہوا آتی ہے
جرم غداری میں قاتل نے کیا قتل انہیں — جن کی مٹی سے بھی بوئے وفا آتی ہے
ناتوانی میں کسی کا گیا ہے شکوہ ؟ — سر پہ کمزوروں کے ہر ایک بلا آتی ہے

(مقبول عام پریس لاہور)